اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جو شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے، اس میں ہونا ضروری ہے: 091007001

(الف) حسن و جمال (ب) جسمانی قوت (ج) بہادری (د) اعتماد

(2) اللہ تعالیٰ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ تلقین کی ہے: 091007002

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عجز و انکساری کی (ج) باہمی تعاون کی (د) اللہ تعالیٰ پر توکل کی

(3) انسان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر سے بچاتا ہے: 091007003

(الف) توکل (ب) صبر (ج) سچ (د) تحمل

(4) انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے: 091007004

(الف) مال و دولت سے (ب) تعلقات کی بدولت (ج) انصاف کی وجہ سے (د) خود اعتمادی کے سبب

(5) کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت و آبرو کا سبب بنتی ہے: 091007005

(الف) تجارت (ب) غربت (ج) سیر و سیاحت (د) خود اعتمادی

اضافی معروضی سوالات

(6) فَإِذَا عَزَمْتَ میں جس عمدہ صفت کا ذکر ہے: 091007006

(الف) سچائی و دیانت داری (ب) خود اعتمادی اور خود انحصاری

(ج) صبر و تحمل (د) باہمی ہم دردی

(7) خود اعتمادی اور خود انحصاری کا لفظی معنی اعتماد اور انحصار کرنا ہے: 091007007

(الف) ملک پر (ب) معاشرے پر (ج) خاندان پر (د) اپنے آپ پر

(8) کسی شخص کا بڑے بڑے کام انجام دینے کے لیے اس میں کون سی بات کا ہونا ضروری ہے؟ 091007008

(الف) دولت (ب) مرتبہ (ج) اعتماد (د) تعلق داری

(9) انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے: 091007009

(الف) اسلام (ب) معاشرہ (ج) خاندان (د) استاد

(10) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توکل علی اللہ کی صفت ذکر کی ہیں: 091007010

(الف) اہل علم کی (ب) اہل زر کی (ج) اہل نظر کی (د) اہل ایمان کی

(11) خود اعتمادی کا متبادل لفظ ہے: 091007011

(الف) خود پسندی (ب) خود غرضی (ج) خود انحصاری (د) خود شناسی

www.ilmkidunya.com

(12) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کو عزم و ہمت اور استقلال کے نتیجے میں عطا فرمائی گئی:
091007012
(الف) کامیابی (ب) دولت (ج) حکومت (د) بادشاہت

(13) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی خود اعتمادی میں نمایاں پہلو نظر آتا ہے:
091007013
(الف) بھروسے (ب) اصلاح (ج) عجز و انکسار (د) مشکلات

(14) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ سوار تھے:
091007014
(الف) اونٹنی قصوا (ب) خچر دلدل (ج) گھوڑا سجل (د) بُراق

(15) کس موقع پر آپ خاتم النّبیین ﷺ کا سرِ انور جھکا ہوا تھا اور سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے، مگر رُعب و دبدبہ قائم تھا؟
091007015
(الف) غزوۂ بدر (ب) صلح حدیبیہ (ج) فتح مکہ (د) ہجرت مدینہ

(16) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے کس شخص کو بلا کر محنت اور زور بازو پر بھروسا کرنے کا سبق دیا؟
091007016
(الف) بھیک مانگنے والے کو (ب) تجارت کرنے والے کو (ج) جھوٹ بولنے والے کو (د) محنت کرنے والے کو

(17) شاہانہ جلوس کے جاہ و جلال کے باوجود آپ خاتم النّبیین ﷺ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ سر جھکائے تلاوت فرما رہے تھے
091007017
(الف) سورۃ الرحمٰن (ب) سورۃ الملک (ج) سورۃ الفتح (د) سورۃ یوسف

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	د	3	الف	4	د	5	د	6	ب
7	د	8	ج	9	الف	10	الف	11	ج	12	الف
13	ج	14	الف	15	ج	16	الف	17	ج		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔
091007018

جواب: خود اعتمادی اور خود انحصاری کا لفظی معنیٰ اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرنا خود انحصاری کہلاتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری بہترین وصف کا نام ہے۔

2۔ سیرت طیبہ سے خود انحصاری کی تعلیم پر مبنی کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔
091007019

جواب: نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے ہمیں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا درس دیا ہے۔ آپ خاتم النّبیین ﷺ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور تمام مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوۂ بدر ہو یا غزوۂ احد، خندق ہو یا حنین، تمام غزوات میں نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے عزم و ہمت اور استقلال کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ

نے آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کو فتح و کامرانی عطا فرمائی۔

3۔ خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟ 091007020

جواب: اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم کی قرآن مجید میں جو صفات ذکر کی ہیں، ان میں ایک توکل علی اللہ بھی ہے۔ اہل ایمان پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ کم ہمت نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے خوف کا شکار نہیں ہوتے، بلکہ ہمت اور حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری کے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ 091007021

جواب: خود اعتمادی انسان کا وہ وصف اور طرزِ عمل ہے جو انسان کے لیے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بنا دیتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری انسان کے اندیشوں، خوف اور شک کو دور کر کے انسان میں اعتماد اور امید پیدا کرتی ہیں اور انسان کی جدوجہد، کوشش اور کامیابی کے امکانات کو روشن کر دیتی ہیں جس سے کامیابی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

5۔ خود انحصاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ کریں۔ 091007022

جواب: اسلام انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور انسان کو عزم و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (سورۃ آلِ عمران: 159)

ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجیے۔

6۔ اسلام ہمیں کن اوصاف و اخلاق کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے؟ 091007023

جواب: اسلام انسان کو جن اخلاق اور اوصاف کے اپنانے کی تلقین کرتا ہے، ان میں عزم و ہمت، حوصلہ، خود اعتمادی اور خود انحصاری سرِفہرست ہیں۔ اسلام انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور انسان کو عزم و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔

7۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کی خود اعتمادی اور خود انحصاری کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 091007024

جواب: نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ نے ہمیں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا درس دیا ہے۔ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کی حیاتِ طیبہ خود اعتمادی اور خود انحصاری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کو بے شمار مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، لیکن بڑی رکاوٹ بھی آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کے عزم و ہمت اور خود اعتمادی کو ختم نہ کر سکی اور آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کو اپنے مقصد سے دور نہ کر سکی۔ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے تمام مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوہ بدر ہو یا غزوہ احد، خندق ہو یا حنین، تمام غزوات میں نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری سے کام لیتے ہوئے عزم و ہمت اور استقلال کے ساتھ میدانِ جنگ میں ڈٹ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کو فتح و کامرانی عطا فرمائی۔

8۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کی خود اعتمادی و خود انحصاری اور انکساری کی منظر کشی کیجیے۔ 091007025

جواب: فتح مکہ کے موقعے پر عالم یہ تھا کہ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ کا سرِ انور جھکا ہوا تھا اور سر پر

www.ilmkidunya.com

سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے مگر رعب و دبدبہ قائم تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ایک جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری جانب اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے چاروں طرف جوش میں بھرا لشکر تھا۔

9- کیسا شخص لوگوں کے لیے نمونے کی حیثیت کا حامل فرد بن جاتا ہے؟ 091007026

جواب: خود اعتمادی و خود انحصاری اگر تکبر و غرور جیسے منفی جذبات سے خالی اور مثبت فکر سے بھرپور ہو تو انسان ہر قدم پہ کامیاب ہوتا ہے۔ لوگ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایسا شخص لوگوں کے لیے نمونے کی حیثیت کا حامل فرد بن جاتا ہے۔

10- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خود اعتمادی و خود انحصاری کا کیسے درس دیا؟ 091007027

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو درس دیا کہ وہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی دوسروں کی طرف دیکھنے اور ان سے امید رکھنے کے بجائے اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نکلنے کا راستہ دکھا دے گا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک بھیک مانگنے والے شخص کو بلا کر اسے محنت اور زور بازو پر بھروسا کرنے کا سبق دیا، اس کا سامان فروخت کروا کر اس اسے محنت اور زور بازو سے کما کر کھانے کی ترغیب دی۔

(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

مشق معروضی سوالات

سوال نمبر1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند و توانا رکھنے کی ترغیب دی ہے: 091007028

(الف) جسمانی ریاضت کی (ب) مال خرچ کرنے کی (ج) معاف کرنے کی (د) صلہ رحمی کی

(2) کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟ 091007029

(الف) مال دار (ب) طاقت ور (ج) کم زور (د) مفلس

(3) جسمانی ریاضت سے مضبوط ہوتے ہیں: 091007030

(الف) ہاتھ (ب) پاؤں (ج) پٹھے (د) ٹخنے

(4) حدیث مبارک میں دو چیزوں کو بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے: 091007031

(الف) صحت اور فراغت (ب) مال اور دولت (ج) کھیل اور فراغت (د) ورزش اور مصروفیت

(5) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کون سے کھیلوں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے؟ 091007032

(الف) نیزہ بازی و گھڑ سواری (ب) رسہ کشی (ج) کبڈی (د) سیر و سیاحت

اضافی معروضی سوالات

(6) کون سا دین انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے؟ 091007033

(الف) یہودیت (ب) عیسائیت (ج) اسلام (د) کفر / مجوسیت

(7) وہ کون سا عمل ہے جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے؟ 091007034

(الف) ہنسنا (ب) ورزش کرنا (ج) ہر وقت کھانا (د) سوتے رہنا

www.ilmkidunya.com

(8) گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیر اکی جیسے کھیل شمار ہوتے ہیں: 091007035

(الف) جسمانی ریاضت میں (ب) دماغی ریاضت میں (ج) معاشی ریاضت میں (د) سیاسی ریاضت میں

(9) انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے ساتھ براہ راست تعلق ہے: 091007036

(الف) کھیلوں کا (ب) کھانوں کا (ج) دولت کا (د) مصروفیت کا

(10) کھیل سے جب انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں: 091007037

(الف) انسانی دل پر (ب) انسانی آنکھ پر (ج) انسانی دماغ پر (د) انسانی ہاتھ پر

(11) جسمانی ریاضت کا ایک پہلو یہ بھی ہے: 091007038

(الف) اخلاق سنوارنا (ب) گھر سنوارنا (ج) ماحول سنوارنا (د) حالات سنوارنا

(12) اسلام کے پیش نظر ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جس کے تمام شہری ہوں: 091007039

(الف) غریب (ب) کم زور (ج) امیر (د) صحت مند

(13) جسمانی ریاضت کیسے معاشرے کی بنیاد بنتی ہے؟ 091007040

(الف) روحانی معاشرہ (ب) ترقی پذیر معاشرہ (ج) فلاحی معاشرہ (د) صحت مند معاشرہ

(14) متوازن انسانی جسم اور انسانی پٹھوں کی نشوونما کے نتیجے میں انسانی جسم میں پیداوار بڑھتی ہے: 091007041

(الف) انسولین کی (ب) خون کی (ج) نمکیات کی (د) پروٹین کی

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ج	4	الف	5	الف	6	ج
7	ب	8	الف	9	الف	10	ج	11	الف	12	د
13	د	14	ب								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ "جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے" وضاحت کریں۔ 091007042

جواب: جسمانی ریاضت ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش اور جسمانی صحت انسانی جسم کو متوازن کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی پٹھوں کی نشوونما میں بھی مدد کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے۔ اسی طرح ورزش جسم میں آکسیجن کی سطح اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔

2۔ جسمانی ریاضت و ذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق تحریر کریں۔ 091007043

جواب: ورزش انسانی صحت کے ذہنی و جسمانی نشوونما کے لیے بہت مفید اور صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش کے علاوہ کھیل بھی

جسمانی ورزش اور ریاضت کے نتیجے میں انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے لیے بہت زیادہ فائدے کا باعث ہے۔ کھیل کا انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے کیوں کہ کھیل کے میدان میں ہر وقت مستعد رہنا پڑتا ہے اور ذہن کو ہر وقت استعمال کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح کھیل سے جب انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات انسانی دماغ پر بھی مرتب ہوتے ہیں، کیوں کہ صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کی ضمانت ہے۔

3۔ جسمانی ریاضت کے ذہنی و جسمانی اثرات تحریر کریں۔

091007044

جواب: جسمانی ریاضت ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش اور جسمانی صحت انسانی جسم کو متوازن کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی پٹھوں کی نشوونما میں بھی مدد کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے، اسی طرح ورزش جسم میں آکسیجن کی سطح اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ ورزش انسانی صحت کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لیے بہت مفید اور صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔

4۔ جسمانی ریاضت کے کوئی سے چار اصول بیان کریں۔

091007045

جواب: جسمانی ریاضت کا ایک پہلو اخلاق سنوانا بھی ہے جس طرح کھانے پینے میں توازن رکھنا، پانی بیٹھ کر پینا، سانس لے کر پینا، کھانا بیٹھ کر کھانا اور کھانا کھاتے ہوئے بھوک رکھ کر کھانا، غذائی اعتبار سے کھانے پینے کی چیزوں کو استعمال کرنا اور ان کی حفاظت کرنا، جہاں جسمانی و ذہنی صحت کا سبب بنتا ہے، وہاں جسمانی ریاضت اچھے اخلاق کی ضمانت بھی ہے۔

5۔ ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

091007046

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم ورزش اور کھیلوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے ہماری زندگی میں برداشت، پابندی وقت اور نظم و ضبط پیدا ہوگا اور اس کے ہماری زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ اسلام کیسے ہمیں جسمانی صحت کے لیے راہ نمائی فراہم کرتا ہے؟

091007047

جواب: دین اسلام انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہء حیات فراہم کرتا ہے۔ دین اسلام نہ صرف انسان کی روحانی اصلاح اور تربیت کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے بلکہ انسان کے مادی وجود کی بہتری اور جسمانی صحت کے لیے بھی راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے پیش نظر ایسے معاشرے کی تشکیل ہے، جس کے تمام شہری صحت مند، توانا اور جسمانی طور پر مضبوط ہوں، اسی لیے اسلام عبادات کے ساتھ ساتھ انسان کے جسم اور صحت کے حوالے سے بھی بنیادی تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔

7۔ اسلام میں جسمانی ریاضت اور ورزش کی کیا اہمیت ہے؟

091007048

جواب: انسانی جسم کے لیے جسمانی ریاضت اور ورزش کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے مختلف کھیلوں اور ورزش کی تلقین کی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کئی مواقع پر جسمانی ریاضت کی حوصلہ افزائی، جس سے جسمانی ریاضت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

8۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جسمانی ریاضت اور ورزش کیسے کرتے تھے؟

091007049

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نیزہ بازی کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ بھی لگایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے گھڑ سواری کی بھی ترغیب دلائی ہے گویا ایسے تمام کھیل اور جسمانی ریاضت جس سے انسانی صحت کو فائدہ ملتا ہو اور وہ اسلام کی عمومی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

9۔ جسمانی ریاضت سے کیا مراد ہے؟ 091007050

جواب: کوئی بھی جسمانی محنت ومشقت کا کام جس سے بدن چاق و چوبند رہے، جسمانی ریاضت کہلاتا ہے۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سے کھیلوں کی ترغیب دی ہے؟ 091007051

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیراندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی وغیرہ کی ترغیب دی ہے۔ یہ تمام کھیل جسمانی ریاضت میں شمار ہوتے ہیں، جن سے انسان کی جسمانی وذہنی صحت بہتر ہوتی ہے۔

11۔ کن دو چیزوں کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بڑی نعمت قرار دیا ہے؟ 091007052

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔''

12۔ جسمانی ریاضت اور ورزش کے چند فوائد لکھیے۔ 091007053

جواب: جسمانی ریاضت اور ورزش انسان کے ذہن وجسم پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ورزش سے انسانی جسم میں بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ ورزش انسانی جسم میں بیماری کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ ورزش کرنے سے ذہن ودماغ پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے انسان کے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

13۔ جسمانی ریاضت کے اخلاقی پہلو کی وضاحت کریں۔ 091007054

جواب: جسمانی ریاضت کا ایک پہلو اخلاق سنوارنا بھی ہے۔ جس طرح کھانے پینے میں توازن رکھنا، پانی بیٹھ کر پینا، سانس لے کر پینا، کھانا بیٹھ کر کھانا اور کھانا کھاتے ہوئے بھوک رکھ کر کھانا، غذائی اعتبار سے کھانے پینے کی چیزوں کو استعمال کرنا ان کی حفاظت کرنا، جہاں جسمانی وذہنی صحت کا سبب بنتا ہے، وہاں جسمانی ریاضت اچھے اخلاق کی ضمانت بھی ہے۔

(3) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی ہے کہ انسان تیاری کرے: 091007055

(الف) ماضی کے لیے (ب) حال کے لیے

(ج) مستقبل کے لیے (د) فائدے کے لیے

(2) حضرت یوسف علیہ السّلام نے اہل مصر کے لیے بچاؤ کی منصوبہ بندی کی: 091007056

(الف) زلزلے سے (ب) قحط سے

(ج) سیلاب سے (د) بارش سے

(3) غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے منصوبہ بندی کی گئی: 091007057

(الف) خندق کی کھدائی (ب) دیوار کی تعمیر

(ج) اسلحہ کی خریداری (د) براہ راست مقابلے کی

(4) فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا:
091007058
(الف) واقعہ معراج (ب) ہجرت حبشہ (ج) سفرِ طائف (د) صلح حدیبیہ

(5) انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے:
091007059
(الف) توکل (ب) بخل (ج) تقویٰ (د) طمع

اضافی معروضی سوالات

(6) غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا:
091007060
(الف) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(7) مستقبل کا معنیٰ ہے:
091007061
(الف) آنے والا وقت (ب) گزرا ہوا وقت (ج) موجودہ وقت (د) جاری رہنے والا وقت

(8) قرآنِ مجید میں حالاتِ زندگی کا بیان تفصیل سے آیا ہے:
091007062
(الف) حضرت ادریس علیہ السلام کے (ب) حضرت یوسف علیہ السلام کے
(ج) حضرت شعیب علیہ السلام کے (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے

(9) حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی:
091007063
(الف) عراق کے لیے (ب) مصر کے لیے (ج) حجاز کے لیے (د) فلسطین کے لیے

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا:
091007064
(الف) غزوۂ خندق میں (ب) غزوۂ بدر میں (ج) غزوۂ احد میں (د) غزوۂ تبوک میں

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی
091007065
(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ احد (ج) غزوہ خیبر (د) غزوہ خندق

(12) حضور خاتم النبیین ﷺ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال واقعہ ہے:
091007066
(الف) ہجرت حبشہ (ب) حلف الفضول (ج) صلح حدیبیہ (د) فتح مکہ

(13) اس کا معنیٰ یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو:
091007067
(الف) توکل (ب) تقویٰ (ج) غزوہ (د) ترقی

(14) بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین حاصل کرتے ہیں:
091007068
(الف) دولت (ب) نتائج (ج) علم (د) منافع

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	ب	3	الف	4	ب	5	الف
6	ج	7	الف	8	ب	9	ب	10	الف

www.ilmkidunya.com

11	د	12	ج	13	الف	14	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔ 091007069

جواب: مستقبل کا معنیٰ ہے: آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل واسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

2۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔ 091007070

جواب: قرآن وسنت میں ہمیں موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے تیاری کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ ہم دنیا کی زندگی میں بھی آنے والے دنوں کے لیے تیاری کریں۔ مستقبل کی ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے پاس موجود وسائل اور نعمتوں کو ضائع نہ کریں۔ مستقبل میں کسی بھی قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لیے ابھی سے کوشش کرنا اور وسائل اکٹھے کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔

3۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود کی وضاحت کریں۔ 091007071

جواب: مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت مبارک ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انھیں استعمال کیا جا سکے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا، تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جا سکے۔

4۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔ 091007072

جواب: جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:۔

- ☆ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔
- ☆ بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- ☆ وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پورا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔
- ☆ خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- ☆ معاشرہ انتشار اور افراتفری سے بچ جاتا ہے۔
- ☆ بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں

مستقبل پر نگاہ رکھنے والے لوگ اپنے انفرادی اور اجتماعی تعلقات میں میانہ روی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انھیں شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔

5۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اسوۂ حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔ 091007073

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال صلحِ حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ صلحِ حدیبیہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ فرمایا جس کی شرائط کا جھکاؤ بظاہر مشرکین کی طرف تھا۔ لیکن اس موقع پر حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ آنے والے وقت کی منصوبہ بندی فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی تدبیر میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ صلح کا یہ معاہدہ فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد مشرکین مکہ کی قوت پارہ پارہ ہوگئی۔

www.ilmkidunya.com

6- مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔ 091007074

جواب:

☆ بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔

☆ خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔

☆ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔

☆ وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پورا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

7- مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کرنا کیسا ہے؟ سیرت طیبہ خاتم النّبیین ﷺ کی روشنی میں جواب تحریر کیجیے۔ 091007075

جواب: مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی سنت مبارک ہے۔ آپ خاتم النّبیین ﷺ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انھیں استعمال کیا جا سکے۔ آپ خاتم النّبیین ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا، تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

8- حضور اقدس خاتم النّبیین ﷺ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی کے لیے کیا اہتمام فرمایا؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091007076

جواب: حضور اقدس خاتم النّبیین ﷺ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمیشہ تدبیر فرمائی۔ غزوۂ خندق میں جب آپ خاتم النّبیین ﷺ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خاتم النّبیین ﷺ نے اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خاتم النّبیین ﷺ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی اور اس طرح اہل مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

9- وسائل ضائع کرنے والوں کے بارے میں کیا ارشادِ باری تعالیٰ ہے؟ 091007077

جواب: ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے والوں اور وسائل ضائع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ (سورۃ الانعام:141)

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

10- مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091007078

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (سورۃ الانفال:60)

ترجمہ: اور (مسلمانو!) تم ان (کفار سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔

11- حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے فرمائی؟ 091007079

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

12- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟ 091007080

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اپنی قوت اور عقل کو کام میں لاتے ہیں اپنے اور دوسروں کے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں۔

13۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں کن باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے؟ 091007081

جواب: مستقبل کے کسی بھی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کی متعین کردہ حدود کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کوئی ایسی منصوبہ بندی یا تدبیر نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔ اپنے ارادوں اور منصوبوں میں سودی لین دین، رشوت، جھوٹ، دھوکے بازی، حق تلفی اور مادیت پرستی کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔ مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے توکل کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ توکل کا معنی یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اس کا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

14۔ ہمارا معاشرہ خوش حال اور ترقی یافتہ کیسے بن سکتا ہے؟ 091007082

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی سوچ اپنائیں۔ اسی صورت میں ہم ترقی کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ایک خوش حال معاشرہ بن سکتا ہے۔

(4) اسلامی تہذیب کے امتیازات

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویہ کو کہا جاتا ہے: 091007083

(الف) شہریت (ب) تہذیب (ج) جغرافیہ (د) خانہ داری

(2) اسلامی تہذیب سے روشنی حاصل کی: 091007084

(الف) صرف اہل عرب نے (ب) صرف مسلمانوں نے

(ج) صرف اہل مغرب نے (د) تمام قوموں نے

(3) اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر بنیاد تعمیر کی گئی ہے: 091007085

(الف) فارسی تہذیب کی (ب) ہندوستانی تہذیب کی

(ج) آریائی تہذیب کی (د) اسلامی تہذیب کی

(4) قرآن مجید کی نظر میں انسانی حقوق اور عزت و حرمت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں: 091007086

(الف) تمام اہل ایمان (ب) تمام انسان (ج) تمام اہل مشرق (د) تمام اہل مغرب

(5) پہلی وحی میں حکم دیا گیا: 091007087

(الف) نماز کا (ب) توحید کا (ج) پڑھنے کا (د) پاک صاف رہنے کا

اضافی معروضی سوالات

(6) قرآن مجید نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر قرار دیا: 091007088

(الف) ایک کنبہ (ب) ایک قبیلہ (ج) ایک لشکر (د) ایک گروہ

(7) اس کا لفظی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح: 091007089

(الف) تہذیب (ب) ترقی (ج) تمدن (د) اخلاق

(8) اس سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے: 091007090
(الف) اسلامی تہذیب (ب) قدیم تہذیب (ج) شان دار تہذیب (د) جدید تہذیب

(9) مسلمانوں کو جو طرزِ حیات عطا کیا گیا ہے وہ ہر اعتبار سے ہے: 091007091
(الف) عوامی (ب) مکمل (ج) نامکمل (د) قدیم

(10) دنیا کی ایک شان دار تہذیب ہے: 091007092
(الف) اسلامی تہذیب (ب) غیر اسلامی تہذیب (ج) مغربی تہذیب (د) عصری تہذیب

(11) اس کی اساس اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین پر قائم ہے: 091007093
(الف) اسلامی تہذیب (ب) مسیحی تہذیب (ج) ہندو تہذیب (د) پارسی تہذیب

(12) اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے: 091007094
(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو (ب) خلفاء راشدین کو
(ج) بزرگانِ دین کو (د) حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو

(13) اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے: 091007095
(الف) مساوات (ب) حکومت (ج) دولت (د) قومیت

(14) تمام عالم انسان کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا: 091007096
(الف) قرآنِ کریم نے (ب) تاریخ نے (ج) اہلِ دانش نے (د) اہلِ عرب نے

(15) انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی: 091007097
(الف) مسیحیت نے (ب) اسلام نے (ج) یہودیت نے (د) بدھ مت نے

(16) حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ مبعوث ہوئے: 091007098
(الف) پیغمبر عرب بن کر (ب) پیغمبر عجم بن کر (ج) پیغمبر امن بن کر (د) پیغمبر عقیدت بن کر

(17) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اقرأ سے ہوا تھا جس کا معنیٰ ہے: 091007099
(الف) لکھ (ب) اُٹھ (ج) دیکھ (د) پڑھ

(18) اسلامی تہذیب کی بنیاد فروغ پر رکھی گئی تھی: 091007100
(الف) تجارت کے (ب) تعلیم و تعلم کے (ج) انقلاب کے (د) حکم رانی کے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	د	3	د	4	ب	5	ج
6	الف	7	الف	8	الف	9	ب	10	الف
11	الف	12	د	13	الف	14	الف	15	ب
16	ج	17	د	18	ب				

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ تہذیب کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔ 091007101

جواب: تہذیب کا لفظی معنیٰ ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویہ ہے۔

2۔ اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟ 091007102

جواب: اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔

3۔ اسلامی تہذیب میں احترام رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا کیا مقام ہے؟ 091007103

جواب: اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ اُمت مسلمہ کی شناخت نسبت رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے ہی وابستہ ہے۔

4۔ اسلامی تہذیب کی کوئی سی تین بنیادی خصوصیات تحریر کریں۔ 091007104

جواب: اسلامی تہذیب بہت سے خصوصیات اور امتیازات کی حامل تہذیب ہے۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین اسلامی تہذیب کی اساس ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔ اسلامی تہذیب کا نمایاں وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو مرکز و محور کی حیثیت ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی شناخت نسبتِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے وابستہ ہے۔

5۔ اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیت بیان کریں۔ 091007105

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اقرأ سے ہوا تھا جس کا معنیٰ ہے پڑھ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ (سورۃ العلق:1)

ترجمہ: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ احسن اقدام جہالت کے شکار معاشرے میں اٹھایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں وہاں علم و دانش کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

6۔ اسلامی تہذیب میں انسانی اخوت اور کشادہ دلی کی کیا اہمیت ہے؟ 091007106

جواب: اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیات مخالف نکتہ ہائے نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی۔ عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا اور ایک دوسرے کے جانی دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔

7۔ دنیا کی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ 091007107

جواب: دنیا کی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کا اپنا ایک بلند مقام و مرتبہ رہا ہے۔ عہد حاضر میں بھی اس کا نمایاں مقام ہے۔ اسلامی تہذیب دنیا کی ایک شان دار تہذیب ہے۔ اس سے صرف مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ اقوامِ عالم نے روشنی حاصل کی ہے۔

8۔ اسلامی تہذیب میں توحید کی کیا اہمیت ہے؟ 091007108

جواب: اسلامی تہذیب کی اساس اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین پر قائم ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔

9۔ اسلامی تہذیب میں آخرت میں جواب دہی کے تصور کی مختصر وضاحت کریں۔ 091007109

جواب: اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیروکار اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

10۔ انسانی مساوات کی اسلامی تہذیب میں کیا اہمیت ہے؟ 091007110

جواب: مساوات اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے۔ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا دورِ مبارک تاریخ انسانی کے روشن دنوں کا امین ہے، یہی وہ زمانہ ہے جب زمین پر عدل کی حکمرانی قائم ہوئی۔

11۔ اسلامی تہذیب کی رو سے آفاقی پیغامات اور ہدایات سے کیا مراد ہے؟ 091007111

جواب: اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام پیغامات اور اہداف آفاقی ہیں۔ قرآنِ کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا۔

12۔ اسلامی تہذیب میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی مختصر وضاحت کریں۔ 091007112

جواب: اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام ضابطہ حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اولیت کا مقام عطا کیا۔ لہٰذا علم و حکمت، اسلامی قوانین، جنگ، مصالحت، اقتصادیات، خاندانی نظام، اور دیگر اخلاقی و معاشرتی اقدار میں اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام قدیم و جدید تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے۔

13۔ امن و سلامتی اسلامی تہذیب کا نمایاں عنصر ہے، مختصر وضاحت کریں۔ 091007113

جواب: حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ پیغمبر امن بن کر مبعوث ہوئے۔ عہد رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ کا کسی بھی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی انقلابی جدوجہد کے بعد جزیرہ نمائے عرب ہی میں امن

قائم نہیں ہوا بلکہ پوری نسل انسانی کو سکون اور اطمینان کی دولت حاصل ہوئی۔

14۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب کیا تھا؟ مختصر بیان کریں۔ 091007114

جواب: جب دنیا حکومت و سلطنت، علم و حکمت اور قیادت و سیادت کے ہر میدان میں مسلمانوں کے زیر نگیں تھی، تو انھی خصوصیات کی بنا پر اسلامی تہذیب ہر قوم و مذہب کے باشعور اور ذہن رسا رکھنے والے افراد کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ لیکن جب اس کا زور جاتا رہا، اس کو سینے سے لگانے والی قوم علم و عمل میں انحطاط کا شکار ہوئی تو دوسری قوموں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔

www.ilmkidunya.com